بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ
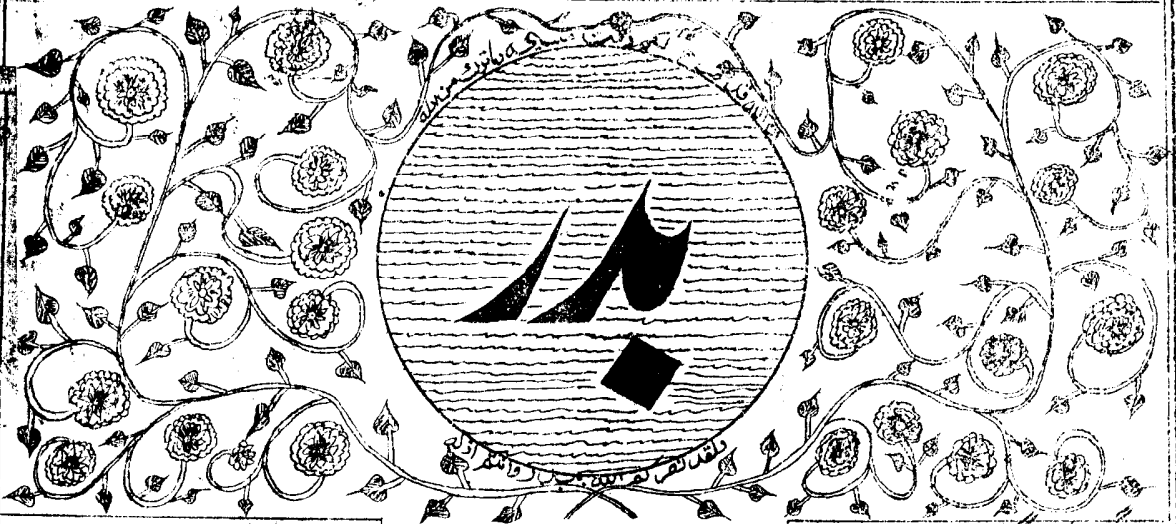
چو بیہم باتو گر آئی چہ اودر قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۹ | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۱۱ | ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۲ جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۰

ای جہاں منتظر خوش باش کامد گلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	۵۰
معاونین / رہنمائے / خود	عـہ / صہ / ـــے
عام قیمت	۳

اس سے زائد امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرمادیں۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا۔

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اور خط وکتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور ہمہ اُنکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ... مصطفے ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم ... ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ... بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام ... دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ... جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ... ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ... زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ... آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ... وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ... ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد ... ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است ... منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ... منکر آں مور دِ لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ... آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ... ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکدم دوری ازاں عالی جناب ... نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بناویگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

ختم قرآن عزیزی عبدالحی سلمہ الرحمان

ہے آج ختم قرآن نکلے ہیں دل کے ارمان | تو نے دکھایا یہ دن میں تیرے مُنہ کے قربان
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احسان | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سب حمد وثنا اس ذات پاک کے لئے ہے۔ جس نے اپنے بندوں کو قرآن کریم جیسی نعمت عطاء فرمائی۔ اور اس کے پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق اپنے مسلم بندوں کو مرحمت کی۔ اور اپنے خاص بندوں کے دلوں میں اپنی پاک کتاب کے عشق اور محبت کی سکونت کے لئے ایک مطہر گھر بنا دیا۔ اگر آج کوئی کلام پاک کے ساتھ سچے اخلاص کا نمونہ دیکھنا چاہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ قادیان میں آئے جہاں اس کو ایک ایسا مقدس وجود ملیگا۔ جس نے کلام الٰہی سے ایسا پیار کیا کہ خود کلام الٰہی اس پر نازل ہوا۔ اور پھر ایک ایسا منور وجود دیکھے گا۔ جو کلام پاک کے نور سے ایسا منور کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک مخالف معترض اس کے سامنے چندھیا کر اس کے قدموں پر اوندھا گر جاتا ہے۔ پھر ایک ایسے عبداللہ کو دیکھے گا۔ کہ اگر اس کی پُر سوز خوش الحانی کے قرآن کریم کو کوئی عاشق فرقان جماعت سُن پائے۔ تو یقیناً لاکھوں سے چن کر اسی کو اپنا امام و مقتدا بنالے۔ اور بہت سے ایسے وجود دیکھیگا۔ جو اسی مقدس کتاب کے پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے۔ عمل کرنے کرانے۔ اس کی خدمت کرنے اور خدمت کے قابل ہونے کی تیاری کرنے میں [illegible] مشغول ہیں۔ اور ایک ایسے وجود کو دیکھیگا جس نے کئی دنوں کے فکر اور کئی راتوں کے تدبر کی تن دہ محنتوں کے ساتھ اس وحی الٰہی کا پڑھنا بچوں کے واسطے ایسا آسان کیا۔ کہ چند ماہ میں ہنستے ہنستے اور کھیلتے قرآن خواں ہوگئے ہیں۔ چنانچہ انہی ایام میں اسی مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کی شاگردی میں اسی استاد کے ہمشیرہ زادے حضرت ابی الکرام مولوی حکیم نورالدین کے صاحبزادہ عزیزی عبدالحی نے چھ سال کی عمر میں سارا قرآن شریف پڑھ لیا ہے۔ ہم اس مبارک تقریب پر حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں جن کے معجزات اور خوارق میں سے ایک عبدالحی کا وجود بھی ہے۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ جن کو کبھی اولاد کی خواہش کسی دنیوی رنگ میں نہیں ہوئی اور یہی وجہ ہے۔ کہ خدا نے آخر ان کو ایسا بیٹا عطا کیا۔ جو آیات اللہ میں سے ہے اور اس عزیز کی اماں اور بڑی اماں اور بہنوں اور بھائیوں۔ اور سب رشتہ داروں دوستوں اور احمدی بھائیوں کی خدمت میں مبارکباد کہتے ہیں۔ اور اپنوں اور بیگانوں کو اور بالخصوص امرتسر کے غزنوی گروہ کو جن کے درمیان اس عزیز کے رشتہ کے خون کا تعلق بھی موجود ہے۔ اور جن کی تحریک سے یہ نشان مسیح دنیا میں قائم ہو چکا ہوا ہے۔ پھر یاد دلاتے ہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے خبر پا کر ۱۸۹۴ء میں پیشگوئی کی تھی جو ۱۵۔ فروری ۱۸۹۹ء کو پوری ہوئی اور ۲۰ جون ۱۹۰۵ء کو بروز جمعۃ المبارک اس مولود مسعود کے ختم قرآن کی خوشی منائی گئی۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اے خدا اس عزیز بچہ پر اپنا رحم کر تا آخر عمر وہ معاصی سے بچے اور ناکارہ اشغال سے اسے محفوظ رکھ۔ اور ایسے امور کی طرف اسے توجہ دلا جو تیری رضا کا موجب ہوں۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے خدا جلال واکرام کے مالک سب سے اعلے عزت کے صاحب تیرے در پہ ہم سوالی ہیں۔ اے رحمان خدا اس بچے کے دل کے ساتھ حفظ قرآن کو لازم کر جیسا کہ تو نے اس چھوٹی عمر میں اس پر رحم کیا اور بخش کہ وہ تیری کتاب کی ایسی تلاوت کرے کہ تیری رضا حاصل ہو۔ اس کی بصارت کو اس کتاب سے منور کر۔ اور اس کی زبان پر اس کلام کو جاری رکھ۔ اور اس کے دل کو اس کے ساتھ راحت دے۔ اور اس کے سینہ کو اس کے ساتھ کھول دے۔ اور اس کے بدن کو اس کے ساتھ دھو دے۔ حق پر اعانت کرنے والا تو ہی ہے۔ اور ان دعاؤں کو قبول کرنے والا صرف تو ہی ہے۔ ص

قرآن کتاب رحمان سکھلائے راہ عرفان * جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کی فیضان * اُن پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایمان * یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہے چشمۂ ہدایت ہو جس کو یہ عنایت * یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت * یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت * یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا * فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا * اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا * یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

آمین

مفید اخبار و دلچسپ معاملات

تار خبر از لندن ۵ر جون ۱۹۰۵ء امریکہ میں بذریعہ روسی اور جاپانی سفیروں کے صلح کے لیے کوشش ہو رہی ہے۔

سرحدی ملا۔ اخبار عام رقمطراز ہے کہ سرحد پر پھر ایک اور ملا نمودار ہوا ہے جو سرحدی اقوام میں اس بات کے پرجوش وعظ کرتا پھرتا ہے کہ مقامی فرقے آپس کے باہمی نفاق کو خیرباد کہکر متفق ہوں اور انگریزوں سے مقابلہ کریں ان کے خلاف بہت پُراثر وعظ کیے جاتے ہیں انگریزی اخبار خیال کرتا ہے کہ اس کوشش میں کامیابی معلوم۔ اس سے پہلے سرحد پر تین ملا شہرت پا چکے ہیں اور تینوں مٹ چکے ہیں۔ ایک علاقہ سوات و باجوڑ کا دیوانہ یا مستانہ ملا تھا انگریزی فوجکشی کے ایام میں قتل ہو گیا تھا۔ ملا چرا کو مومہندیوں کی مستورات نے پتھر مار کر ہلاک کر دیا تھا جبکہ ان کے علاقہ پر فوجکشی کی گئی تھی چنانچہ وہ باغستان سے فرار ہو کر افغانستان کو چلا گیا تھا جہاں سے اُسکے فوت ہونے کی خبریں دو مرتبہ پہنچے ہیں۔ تیسرا ملا سید کے نام تھا۔ یہ شروع سے آخر تک ایک رازِ سربستہ تھا۔ سرکاری فوج جب تیراہ پر چڑھائی کر کے اسکے ملا سید کے مکان کو تلاش کیا اور اسمیں عند التلاشی بہت سے خطوط دستیاب ہوئے جو معلوم ہوتا تھا کہ سلطان روم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور جنمیں انگریزوں کے خلاف میں امداد کا وعدہ دیا گیا تھا۔ لیکن خود ملا سید اگر ہاتھ نہ آیا تھا اور اُس کے گم ہونیکی نسبت بھی آفریدیوں میں ایک عجیب روایت مشہور چلی آتی ہے۔ ملا کے پاس بقول ان کے ایک سیاہ رنگ کا قاطر ہے وہ ہوا میں بشکل بادل کے اُڑتا ہے اور اسی قاطر پر سوار ہو کر ملا انگریزی فوجوں کے ہاتھ سے بچ نکلا ہے۔ اب حال میں جو ملا پیدا ہوا ہے اسکی کیفیت ظاہر نہیں کی گئی ہے اور اسکا نام بھی نہیں بتلایا جاتا ہے +

گورنمنٹ کو بیخوف رہنا چاہیے۔ کوئی ملا اس کے مقابلہ میں ممکن نہیں کہ ٹھہر سکے۔ اول تو اسوجہ سے کہ خود ملا اور اسکی فوج اتنی بڑی گورنمنٹ کے مقابلہ میں شے ہی کیا ہے دوسرے بڑی بات یہ ہے کہ ان ملانوں کی یہ حرکت خود ان کے مذہب یعنی شریعت اسلام کے مطابق ایک جہالت کا فعل ہے خدا نے اپنے رسول کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ اسلام میں اب کوئی جہاد جائز نہیں اور جو شخص جہاد کو اُٹھے گا وہ یقیناً شکست اُٹھائے گا۔ ے

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

تار خبر از لندن مورخہ ۸ر جون ۱۹۰۵ء - بیڑہ بالٹک میں چودہ ہزار آدمی مر گئے چار ہزار چھ سو قید ہوئے اور تین ہزار بھاگ گئے + کسقدر تباہی ہے

۸ر جون ۱۹۰۵ء روس نے دریافت کیا ہے کہ جاپان کن شرائط پر صلح کرتا ہے۔

۔ ناروے کا ملک سلطنت ــــــ سویڈن سے بالکل آزاد ہو گیا ہے سلطان سویڈن ناراض ہے اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ۔

۔ ۹ر جون سنہ زار روس نے شرائط صلح کو پسند کیا ہے سُنا کیوں نہ ہو ضرورت ہی ایسی آپڑی ہے

ریاست اندور کے پولیس کے کپتان نے ۱۲۵ ڈاکوؤں کے خوفناک گروہ کو گرفتار کیا ہے جو رات کو لوٹ مار میں مصروف تھے۔

زلزلہ نے البانیا میں سقوطری کو برباد کر دیا ہے۔ ایک سو آدمی ہلاک اور اڑھائی سو زخمی ہوئے۔

زلزلہ کے دھکے شملہ میں ابھی تک محسوس ہو رہے ہیں ۲۴ مئی کی شام اور ۲۹ کی صبح کو جھٹکا محسوس ہوا۔

فوری موت طاعون کا ایک اور واقعہ کانپور میں ہوا۔ ایک لڑکی اپنے باپ کے ساتھ جا رہی تھی کہ چلتے چلتے گر پڑی اور مر گئی۔ ڈاکٹروں نے طاعون ہی تجویز کیا ہے باپ نے بیان کیا ہے کہ وہ پہلے سے کچھ بیمار نہ تھی۔

ژالہ باری۔ ۹ر جون رات کے قریباً آٹھ بجے نور پور اور موضع جوالی ضلع کانگڑہ تک اتنے زور سے ژالہ باری ہوئی کہ تین چھٹانک سے چھ چھٹانک تک گولہ پڑا ۔ موضع جوالی میں قریباً دس ہزار روپے کے چھپروں وغیرہ کا نقصان ہوا (اخبار عام

آندھی۔ ۲۵ مئی کی رات کو آٹھ بجے چھبر امیں بڑے زور سے آندھی کا طوفان آیا۔ پانی بھی نہایت تیزی سے برسا۔ اولے بھی خوب پڑے۔ بہر حال قیامت کا سا سماں ہو گیا تھا۔ آندھی کے خوفناک جھونکے ۱۵ منٹ تک آتے رہے سینکڑوں چھپر اُڑ گئے ہزاروں پرند مر گئے۔ آم اور پیمی کی فصل کا ستیاناس ہو گیا کسان فصل کے نہ ہونے سے سخت پریشانی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں نہیں معلوم ایشور کو کیا منظور ہے (اخبار عام) ایشور کو یہ منظور ہے کہ لوگ بدی چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور سیدھے راہ پر آجائیں۔ (بدر)

تار خبر لنڈن ۱۲ر جون۔ زار روس نے صلح کے متعلق گفتگو کرنیکے واسطے کمیٹی کا قائم کرنا منظور فرمایا ہے۔

مراکو میں جرمنی نے بعض تجارتی حقوق حاصل کیے ہیں اور سلطان کو تشفی دی ہے کہ فرانس تمہارے حقوق کچھ نہ چاہیگا تو ہم سمجھ لینگے

مسلمان ہو گئے سکندرہ ضلع بلند شہر میں دو نوجوان برہمن آریہ جو سنسکرت کے فاضل ہیں برضا و رغبت مسلمان ہو گئے ہیں۔ خداتعالےٰ استقامت دے۔

تار خبر از لنڈن ۱۲ر جون ۱۹۰۵ء ۔ وزیر سلطنت یونان کو ایک شخص نے ملاقات کے وقت ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے چھری سے قتل کر دیا۔

خدیو مصر لنڈن پہونچ گئے۔

۹ر جون کو وزیریوں نے ضلع کوہاٹ میں ڈاکہ مارا ایک سپاہی قتل اور دو مجروح ہوئے۔

۸ر جون کو شاہ ایران روس کو روانہ ہوئے۔

شہر باکو میں ایک اسلامی کالج کھولا گیا۔

جنگ میں اب تک چار لاکھ روسی مر چکے ہیں

روس نے منظور کیا ہے کہ صلح کے شرائط کے واسطے کمیٹی بیٹھے بشرطیکہ جاپان خواہش رکھتا ہے +

تار خبر از لندن ۱۲ر جون ۱۹۰۵ء ۔ جاپان پسند نہیں کرتا کہ صلح کی کمیٹی یورپ میں ہو۔ روس نے مان لیا ہے کہ اچھا امریکہ ہی میں کمیٹی ہو۔ شہر واشنگٹن میں کمیٹی بیٹھے گی۔

روسی اخبار زور دیتے ہیں کہ اصل میں جاپان کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔

۔ شہر ماسکو میں انجینیر لوگوں نے کانفرنس کے کام بند کرنیکا ارادہ ظاہر کیا ہے زار نے منظور کیا ہے کہ ان کی بات سُنے۔

۔ مراکو کے متعلق کانفرنس میں ہونا آسٹریلیا اٹلی اور امریکہ نے منظور کیا۔

۔ ولایت کے شہر مانچسٹر میں ایک واقع طاعون ہوا۔ ایک سمندری باورچی مر گیا۔ یونس ایرز سے براہ ہمبرگ آیا تھا۔

۔ ۱۳ر جون ۱۹۰۵ء یہ تجویز ہو رہی ہے کہ مشرق میں روسی اور جاپانی افسر ملا کر واشنگٹن کی کانفرنس کیواسطے بنیاد رکھی۔ صلح کی کمیٹی میں روسیوں کی طرف سے کونٹ نیلی ڈوف اور جاپانیوں کیطرف سے بارکو میں آنی ٹوفالیا مقرر ہونگے۔

۔ وزیر فرانس نے مراکو کے متعلق کانفرنس ہونے کا انکار کیا۔ انگریز یقین دلاتے ہیں کہ کچھ پیچیدگی پیدا نہ ہوگی۔ آپ بیٹنگ کانفرنس ہونے دیں۔

۔ فرانس اپنی سرحد کو مضبوط کر رہا ہے۔ فوجی افسروں کی رخصتیں روک دی گئیں +

طاعون دابة الارض ہے۔ ولایت سے ایک فاضل ڈاکٹر کرٹین صاحب طاعون کے متعلق تحقیقات کرنے کے واسطے ہندوستان آئے تھے۔ بہت شہروں میں پھر کر اور محنت کے بعد وہ انگلستان کو واپس گئے اور کمیٹی کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کی ہے جس میں بڑے بڑے فاضل ڈاکٹر موجود تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ طاعون ایک زمینی کیڑہ ہے اور مٹی میں بہت رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ گاؤں جہاں مکانات مٹی سے بنے ہوئے ہوتے ہیں زیادہ تر طاعون زدہ ہوتے ہیں۔ بقیہ صفحہ ۷ کالم ۲ میں دیکھو

تشحیذ الاذہان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ذیل میں ہم دو خط درج کرتے ہیں جنمیں سے ایک انگلینڈ سے آیا ہے اور دوسرا نیوزیلینڈ سے آیا ہے - ان میں سے ایک خط تو اس عورت کا ہے جو ریویو کو پڑھکر مسلمان ہو گیا ہے اور دوسرا اُس نو مسلم انگریز کی طرف سے ہے جو کچھ عرصہ ہوا قادیان بھی آیا تھا۔

مونٹ سنٹ پنڈلٹن مانچسٹر - انگلینڈ

۱۴ر فروری ۱۹۰۵ء

پیارے دوست ! آپ کا ارسال کردہ ایک پچھلا پرچہ میگزین یعنی . . . جلد دوم کا دسواں نمبر پہنچگیا ہے جسکی بابت آپ نے بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا - میں نے اس رسالہ کو بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے - مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق مختلف طرفوں میں بہت سی نظریں انتظار میں ہیں میں نے رسل کی کتاب ملینیل ڈان کی چھ جلدیں پڑھی ہیں اور انکی یہاں بہت سے جلسوں میں حاضر بھی ہوتی رہی ہوں اور دوسال کا عرصہ ہوا کہ خود رسل امریکہ سے یہاں پر لیکچر دینے کے لیے آیا تھا اور اس شہر میں ایک کیتھولک اپاسٹولک نام کا گرجا ہے جسکے پیرو کہتے ہیں کہ مسیح کسی نہ کسی وقت ہمارے گرجے میں اُتریگا اور وہ اسبات کے لیے بہت سی علامات بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مسیح پانچ طریقوں سے آئیگا - حاصل کلام یہ کہ تمام لوگ آمد مسیح کے خواہاں ہیں کچھ تو اسکی انتظار میں ہیں اور دوسرے اس موجودہ وقت میں اسکا زمین پر موجود ہونا یقین رکھتے ہیں - میں خیال کرتی ہوں کہ مسیح زمین پر ضرور موجود ہے نہ صرف ایک روحانی موجودگی بلکہ ایک جسمانی موجودگی میں بھی یعنی وہی روح ایک اور جسم میں حلول کر آئی ہے - میں اب تک نہیں جانتی تھی کہ رمضان میں کسوف و خسوف کب واقع ہوا ہے میں پھر صفحہ ۳۷۹ میں دیکھتی اور پڑھتی ہوں کہ کسوف و خسوف ۱۸۹۴ء میں واقع ہو چکا - اور زمانہ کی تاریخ پہلے جو نظارے دکھا چکی ہے وہ ہی نظارے اب پھر دکھاتی ہے۔

گذشتہ ہفتہ میں یہاں ڈاکٹر پیبلز نے جسکی عمر ۸۴ برس کی ہے دنیا کے گرد پانچویں سفر کے متعلق لیکچر دیا اور اب وہ اپنی وطن کیمبل کریک منیج ماہ حال کی ۲۷ تاریخ کو جاویگا۔ گذشتہ ہفتہ میں اُسنے "ہندوستان میں سفر" کے متعلق لیکچر دیا۔ کیا آپ اس شخصکو جانتے ہیں ؟

مینے اوپر کہا ہے کہ تاریخ کی سنت ہمیشہ رہی ہے دیکھو کسطرح خدا کے رسول بسبب مخالفت کے تکلیف اُٹھاتے تھے کسی نے کہا ہے کہ "بہتر ہے انسان جلا دیا جانے والا بنجاوے بہ نسبت اسکے کہ ایک بڑی سچائی کا انکار کرے،، میں نے ریویو آف ریلیجنز کے چند پرچے دوستوں کو بھیجے ہیں - ایک بڈھی صاحبہ نے جو میو میسوٹا میں رہتی ہیں مجھے پچھلے ہفتہ میں خط کے ذریعہ پوچھا ہے کہ ہندوستان میں مسیح موعود کون شخص ہے اسکی تحریر بڑی عمدہ ہے - میں یقین کرتی ہوں کہ مذہب عیسائی ایمان کی حدود سے بہت دور جا پڑا ہے - یہ یقیناً عیسائیوں اور مسلمانوں کے لیے آزمایش کا زمانہ ہے اور میں اسبات سے خوش ہوں کہ قاتل اور خونریز مہدی کا غلط خیال رد کیا جارہا ہے۔

میں مرہم عیسی کے متعلق پڑھکر خوش ہوں لیکن ان بنی اسرائیل کی گمشدہ دس قوموں میں حضرت عیسی کی بابت حیران ہوں - یہاں ایسے گروہ ہیں جو انگریزوں کو اُن دس گمشدہ قوموں میں سے ایک قوم خیال کرتے ہیں - کیا مرزا صاحب احمدیہ فرقہ کے بانی ہیں ؟ اور کیا کتاب براہین احمدیہ انہی کی پہلی تصنیف ہے ؟

پیارے دوست ! اب میرے دو ہفتوں کا خط لکھا ہوا آپ کو ملیگا میں نے چاہا کہ میں اس نمبر کو پڑھنے کے بعد آپ کو پھر خط لکھوں کاش کہ مجھے آپ کے پاس پہونچنا نصیب ہو۔

مسیح کے مقاصد میں جو نیکی کے مقاصد ہیں ساعی میں ہوں۔

آپ کی مخلصہ - ایس - این - بج وے -

اک لینڈ

نیوزیلینڈ - مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۰۵ء

میرے پیارے بھائی محمد علی صاحب - مجھے آپکی چٹھی مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء بمعہ میگزین نمبر ۱ - ۲ - جلد ۴ کے ملی آپ کی تمام ہدایات و نشانات میرے لیے بڑی دلچسپی رکھنے والے تھے - اور جن جن مضامین پر آپ نے قلم اُٹھایا ہے میں پڑھکر بہت خوش ہوا خاص کر کے رسم پردہ - اور مسلم ریفارم نماز پر۔

اشاعت اسلام کے متعلق آپ نے مسلمانوں کی بے پروائی پر بہت زور دیا ہے - مینے بھی یہ حالت دیکھی تھی جب کہ میں ہندوستان میں آیا ہوا تھا - بمبئی اور مدراس میں میں نے عام طور سے کہدیا تھا کہ میں اسلامی واعظ بننا چاہتا ہوں مگر ان آدمیوں نے جنکو کہ چاہیے تھا کہ ایسے موقعہ کو غنیمت سمجھتے اور مجکو کھینچ لیتے اس موقعہ کو ضائع کر دیا جبکہ اللہ تعالی نے ان کے ہاتھ میں ڈالدیا تھا اور یہ میری دلی خواہش تھی تاہم ہندوستان میں میرا سفر رائیگان نہ گیا اور مینے اس مقصد اور مدعا کو پالیا - یعنی میں ایسی قوم کی تلاش میں تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیرو ہے اور جو اپنے آپکو احمدی مسلمان کہتی ہے - یہی خواہش مینے اپنے احمدی قادیانی بھائیوں کے سامنے بھی ظاہر کی تھی کہ مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ جس کے میں پیچھے لگا ہوا تھا وہ آخر مجھے ملگیا یعنی تم اور تمہارا امام - میری یہ خواہش میرے ان سرٹیفکیٹوں میں بھی درج تھی جنپر بہت سے مسلمانوں کے دستخط ثبت تھے جو مجھپر کامل طور سے یقین رکھتے تھے میں اسوقت کو یاد کر کے جب کہ مینے اللہ کی مدد سے ہندوستان کا سفر کیا اندر ہی اندر میں خوش ہوتا ہوں - اور روحانی طور سے اُن لوگوں سے ملاقات کرتا ہوں جنھوں نے خدا کے لیے اور اس رسول کے لیے میرے ساتھ برادرانہ محبت اور اُلفت ظاہر کی اور اپنے عمدہ خیالات سے مجھے مستفید کیا - وقت یا فاصلہ ان لوگوں کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا جو کہ روحانی طور سے سفر کر سکتے ہیں اور کامل زہد کے ساتھ فرشتوں سے کلام کر سکتے ہیں - اور اللہ تعالے کا شکر ہے جس نے یہ نعمت مجکو عطا فرمائی ہے میں اکثر اپنے آپ کو آپ لوگوں میں ہی پاتا ہوں - اور سب کچھ بچشم حقیقت دیکھتا ہوں جو کہ ہمارے بیت المقدس قادیان میں گذر رہا ہے اور جہاں کہ ہمارا آقا اور اُستاد رہتا ہے۔

میں دلی خواہشمند ہوں کہ جسمانی طور سے آپکو ملوں اور اُس ہدیہ کو قبول کرلوں جو کہ ایک احمدی بھائی نے پیش کیا تھا کہ کم سے کم دو سال قادیان میں قیام کرنا ضروری ہے تاکہ مسیح موعود کی خدمت میں رہ کر وہ تمام علوم مجھے حاصل ہو جائیں جن کے لیے میری روح ازبس خواہشمند ہے - میں آگے آگے سفر کر رہا ہوں اور دنیا کے اس حصہ میں پہنچ گیا ہوں جہاں کہ میں تین ہفتہ سے مقیم ہوں - ۱۲ر جنوری ۱۹۰۵ء کو میں اپنی زاد بوم - ملبورن سے روانہ ہوا - یہاں تک تو آپ کی خط و کتابت مجھے ملتی رہی ہے اور اس عرصہ میں میں نئی خبریں آپ سے سننا چاہتا ہوں۔

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب میں آگے ہی آگے سفر کرتا جاؤں گا اور انجام کار اگر امریکہ ہی میرے کام کا مرکز بنگیا جیسا کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ

یہ ضرور ہے گا تو میں ان آدمیوں سے ضرور رشتہ اتحاد کرلوں گا جو آپ کی چٹھی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں مسلمان ہیں۔

اور اگر مجھے یہاں رہنے کا زیادہ اتفاق ہوگیا تو میگزین کی اشاعت ہر طرح سے کروں گا اور آپکی امید برآجائے گی۔ کیونکہ مینے اپنی کوششیں ایسے کاموں کے لیے وقف کردی ہیں

اب میں اس چٹھی کو ختم کرتا ہوں اور بہت بہت محبت والے سلاموں سے بند کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسی زندگی میں پھر ملنے کا اتفاق بناوے اور میری طرف سے نیاز مندانہ سلام میرے آقا مرزا غلام احمدؐ کی خدمت میں پہنچا دیں اور انکو یقین دلادیں کہ میں ہمیشہ کے لیے آپ کا اور آپکے مقصد کا جاں نثار رہوں۔ اور ان تمام بھائیوں کا بھی جاں نثار ہوں جو اسپر ایمان لائے اور جن کی تمام امیدیں اسپر لگی ہوئی ہیں جیسے کہ میرے بھائی کی۔

آپ کا محب - چارلس - فرانسس - سورابت
محمد عبد الحق - معرفت جنرل پوسٹ آفس
انگلینڈ

دوسری چٹھی

میرے پیارے بھائی۔ ایک ہفتہ گذرا ہے کہ مینے ایک چٹھی آپ کی طرف روانہ کی تھی۔ اور اب مینے مناسب سمجھا ہے کہ میں اپنا فوٹو بھی روانہ کروں حضرت مرزا صاحب کی نذر کی ہے اور اپنی یادگار کے طور پر جب سے مینے قادیان کو دیکھا ہے میری روح کو ایک کامل اطمینان حاصل ہوگیا ہے۔ اس موقعہ پر میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ میں اپنے آقا مسیح موعود کی تعلیم کی اشاعت کے لیے بہت ہی خواہشمند ہوں۔ اور اگر ضروری اخراجات ہاتھ آجاتے ہیں تو میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے فوراً امریکہ روانہ ہوجاؤں گا۔ اور وہاں حضرت مرزا غلام احمدؐ کی تعلیم کی اسی طرح اشاعت کروں گا جسطرح کہ مینے اس مشن کے کام کو نبھایا ہے جس کے لیے میں ۴-۳-۱۹۰ میں ہندوستان آیا تھا۔ ریویو آف ریلیجنز کا نمبر ۳ مجھے ملگیا ہے۔ جس کے آخری صفحہ میں الدعوۃ کو مینے بخوبی پڑھا ہے اور جو کہ میں یقین کرتا ہوں کہ طاعون کی کثرت اور زلزلہ کی آمد سے پوری ہوگئی۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ہمارے آقا نامدار کے تمام پیرو خوش ہونگے اور خوشی کرینگے اور حضرت مرزا صاحب کی نبوت کی سچائی دیکو تمام لوگوں پر ظاہر کردینگے۔ اور میں اپنے طور پر فجی اور دوسری جگہوں میں اس خبر کی اشاعت کر رہا ہوں اور اگر میں یہاں سے سین فرینسسکو کو روانہ ہوگیا تو دخانی جہاز رستہ میں فجی اور سینڈوچ جزیروں پر ٹھہرتے ہیں اور میں وہاں احمدی فرقہ کے اسوہ حسنہ پر اور مسیح موعود پر لیکچر دوں گا۔

اگر اللہ تعالیٰ تمام ضروری اخراجات بہم پہنچادیگا تو میں فوراً اسکے نام کی خاطر اور اپنے قادیانی بھائیوں کے مقاصد کی خاطر سفر اختیار کرلوں گا جن کو میں دوبارہ اپنا سلام کہتا ہوں۔ اور اسلام میں ان کا ایک جاں نثار ہوں۔

مہربانی کرکے میرے فوٹوگراف کی رسید ارسال فرمادیں جو کہ مینے اس خط کے ساتھ روانہ کیا ہے میری بہن بھی اسلام کی طرف رجوع رکھتی ہے۔

سورابت
محمد عبد الحق

ریویو

اردو اخبار لاہور کا ۵ جون ۱۹۰۵ء کا جو پرچہ ہمارے پاس پہنچا ہے اسمیں اخبار مذکور عمدہ بڑے سائز کے کاغذ پر خوشخط عبارت میں اخبار اور مضامین کا مجموعہ لیکر پبلک کے سامنے پیش ہوا ہے۔ ہم اپنے ہمعصر کو اس ترقی پر مبارکباد کہتے ہیں۔

انوار اللہ نام کی ایک کتاب ۳۰۳ صفحہ کی **سلسلہ احمدیہ** کی تائید میں حیدرآباد دکن کی جماعت احمدیہ نے چھاپ کر مفت تقسیم کی ہے کوئی شخص محمد انوار اللہ نام حیدرآباد میں ہیں وہ اس کتاب کی تصنیف کا باعث ہوے ہیں۔ مولوی انوار اللہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں حصہ لینے کے لیے ایک کتاب انوار الحق نام لکھی تھی۔ گو ان کی کتاب اس قابل نہ تھی کہ اسکی طرف چنداں توجہ کی جاتی تاہم مولوی میر محمد سعید صاحب نے اپنے ہموطن لوگوں کی خدمت گذاری کے واسطے مناسب سمجھا کہ اس تحریک سے حق و حکمت کی باتیں لوگوں کے کانوں تک پہونچادیں شاید کوئی خوش نصیب پاک روح فائدہ اٹھاوے اور خدا کے مرسل کو پہچانلے۔

میر صاحب موصوف نے نہایت خوش اسلوبی سے سلیس اردو عبارت میں تمام ضروری مسائل پر بحث کی ہے اور مخالف کے ہر ایک اعتراض کو دلائل قویہ اور نصوص بینہ کے ساتھ ایسا رد کیا ہے کہ اگر تعصب اور غفلت کے حجاب درمیان نہوں تو سارے دکن کے واسطے آپ کا صرف یہی ایک ہدیہ موجب ہدایت ہوسکنے کے لیے کافی ہے میں تعجب کرتا ہوں کہ ہمارے مخالف ایسی کھلی باتیں دیکھ کر بھی دشمنی پر اڑے ہوے ہیں کیا انکو یقین ہوگیا ہے کہ ان کے لیے جہنم میں کوئی جگہ نہیں یا کیا ان کے پاس کوئی خدا کا وعدہ ہے کہ وہ جو چاہیں کریں ضرور بہشت میں داخل ہوجائیں گے۔ اسجگہ ہم مخالف مولوی کا ایک اعتراض اور جناب میر صاحب موصوف کے جواب کو بطور نمونہ کتاب ہذا صفحہ ۱۰ سے درج کرتے ہیں۔

قولہ مرزا صاحب جو ہندوستان کے پادریوں کو دجال قرار دیتے ہیں تو ان کو ثابت کرنا چاہیے تھا کہ اس فتنہ کا ظہور ہندوستان میں ہوگا اور یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی حدیث سے ثابت ہوسکے کہ دجال ہندوستان سے نکلے گا۔

اقول حدیث سنیے **الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما ھو و اومأ بیدہٖ الی المشرق رواہ مسلم و فی حاشیۃ المشکوۃ اے بل الذی علم کونہ قبل المشرق وھذا معنی نفی الاولین و اثبات الثالث - لمعات ایضاً فیہا و قولہ ما ھو قیل زائدۃ ولیست بنافیۃ ای یدخل من قبل المشرق ھو الی اٰخر حاشیۃ المشکوۃ** - ترجمہ۔ خبردار ہوجاؤ تحقیق کہ وہ دجال کیا بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف سے ہے اور دست مبارک سے اشارہ فرمایا حضرت نے مشرق کیطرف روایت کیا اسکو مسلم نے۔ حاشیہ مشکوۃ میں لکھا ہے کہ اے بلکہ وہ امر کہ معلوم ہوتا ہے ہونا اس دجال کا مشرق کی طرف ہے اور خود آپنے بھی بصفحہ ۱۴۱ اسکو نقل کیا ہے اور یہی معنی ہیں اول دو شقوں کے نفی کرنے اور شق سوم کے ثابت کرنے کے لمعات سے لکھا گیا ہے اسمیں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ما حدیث میں زائدہ ہے نافیہ نہیں یعنی وہ مشرق کیطرف سے داخل ہوگا آخر حاشیہ تک مشکوۃ کے۔

دیکھیے اس حدیث سے صاف دجال کا مشرق میں ہونا ثابت ہوا جو یہی ہندوستان ہے اور آپ کی بیخبری بھی علم حدیث سے اور خود اپنے بیان مندرجہ صفحہ ۱۲ سے معلوم ہوگئی اور حدیث ثوبان سے بھی جو نسائی نے باب غزوۃ الہند میں روایت کی اور احمد و ضیاء نے ثوبان سے یہ بھی استدلال ہوتا ہے کہ عیسیٰ موعود بھی ہند میں ہونگے کیونکہ امام نسائی نے باب غزوہ ہند میں دونوں گروہوں کا ذکر کیا اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گروہ جماعت عیسیٰ موعود کو قسیم گردانا جماعت اولی غازیان ہند کا

اور سیف ... [illegible] کا ... باب غزوۃ الہند سے ظاہر ہے کہ ہر ایک قسم اپنے مقسم میں داخل ہوتا ہے فرق ہے تو اسقدر ہے کہ گروہ اول سیفی وسنانی غزوہ کریگا اور اگر وہ دوم قلمی ولسانی اور اس استدلال کی دوسری حدیثیں موید موجود ہیں تو پھر اسکو خارج از ہند قرار دینا کیا ضرور ہے اور حضرت عیسیٰ کو حضرت آدم سے ایک قسم کی مناسبت بھی ہے کما قال اللہ تعالیٰ ان مثل عیسےٰ عند اللہ کمثل ادم پ ۳ ع ۱۴ اور چونکہ حضرت آدم زمین ہند میں پیدا ہوئے پس مثیل شیل یعنی حضرت مسیح موعود کو بھی ملک ہند سے ایک قسم کی مناسبت مکانی بھی پیدا ہوگئی اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس کو یہ الہام بھی ہوا ہے جو اپنے اور اور معارف کے ساتھ اسبات پر بھی لطیف دلالت کرتا ہے الہام یہ ہے کہ انی اردت ان استخلف فخلقت ادم اور کما قال ونعم ما قیل سہ کانت لادم ارض الهند منهبطا وفيه نور رسول الله مشغول + من ههنا مستبين ان مهدينا + مهند من سيوف الله مسلول +

آریہ سماج کی اندرونی حالت

کے متعلق

آریوں کی اپنی تحریری شہادتیں

منقول از جیون تت لاہور

(۱) جالندھر کے آریہ سکول کے ہیڈ ماسٹر مہاشے کانشی رام [illegible] بی - اے ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۲ جیٹھ [illegible] لکھتے ہیں۔

"اسوقت آریہ سماج اپنے اُدیش کو بھول کر مت متانتروں کے [illegible] میں پھنس رہی ہے۔ آریہ سماج کے اخباروں کو مطالعہ کرو [illegible] اور ان کے مادیوں کے برخلاف حملات [illegible] پاؤ گے" پھر لکھا ہے۔

"آریہ سماج کے بہت سے لوگ اور کئی لیڈر بھی جو انگریزی تعلیم کی وجہ سے عیسائیوں کے انالیس ایمان کی باتوں سے واقف ہیں اور آریہ [illegible] کے دھارمک لٹریچر سے بےخبر ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہماری بھی ایمان کی باتیں ہونی چاہئیں جنپر بہرحیہ دلیل [illegible] کو فرگر در" کا ربند کیا جاوے" اس اقتباس میں جلی حروف ہمنے کیے ہیں۔

(۲) مسئلہ مسائل کی تو یہ حالت ہے۔ اب عملی حالت پڑھئے چنانچہ اسی پرچہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جالندھر منعقدہ ۲۷ مئی ۱۹۰۹ء کی جو کارروائی مشتہر ہوئی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے روبرو سات پرتی ندھیوں نے کہ جن کا نام ظاہر نہیں کیا گیا مگر جو آریہ سماجوں کی طرف سے منتخب اشخاص ہوتے ہیں لالہ منشی رام صاحب پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پر مندرجہ ذیل الزام لگائے۔

(۱) لالہ منشی رام صاحب کسی ایسے معاملہ میں اعتبار کیے جانے کے لائق نہیں ہیں کہ جس میں کسی ایسے پبلک فنڈ یا روپیہ کے خرچ و بندوبست کا تعلق ہو کہ جو خیراتی یا دیگر پبلک اغراض و مقاصد کے لیے اکٹھا کیا یا لگایا گیا ہو۔ مثلاً اُنھوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا چودہ ہزار روپیہ غبن کر لیا ہو۔

(۲) لالہ منشی رام صاحب کسی دھارمک سوسائٹی میں کسی اعتبار اور ذمہ واری کے منصب پر مقرر کیے جانے کے قابل نہیں ہیں۔ کیونکہ انھیں یہ عادت ہے کہ جو معزز لوگ انکو مخالف ہوں انھیں نقصان پہنچانے کی نیت سے ہر طرح پر انھیں ستانے اور مشہور پر پبلک کی نظروں میں انھیں حقیر بنانے کی غرض سے اُن پر جھوٹے اتہام گھڑنے یا تیار کرتے ہیں۔ مثلاً (۱) منشی طوطا رام (یا تو رام) کے خلاف الزامات (۲) ماسٹر سندر سنگھ بی اے کے خلاف (۳) پنڈت رام بھجدت بی - اے کے خلاف (۴) پنڈت دولت رام کے خلاف (۵) برہمچاری [illegible] نند کے خلاف (۶) سوامی درشنانند کے خلاف۔

اسپر ستر و معزز آریہ سماجیوں کی کہ جنمیں لالہ جیون داس صاحب لالہ رلا رام صاحب رائے ٹھاکر دت صاحب جیسے مشہور آریہ لیڈر اور سابق پردھان شامل تھے۔ یہ رائے تھی کہ ان الزامات کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی مقرر ہونی چاہیے مگر چوالیس آریہ پرتی ندھیوں نے کہ جنمیں لالہ روشن لال بیرسٹر۔ لالہ کشن وکانشی رام و مہتہ جیمنی صاحب وکلا وغیرہ شامل تھے یہ رائے دی کہ ایسی کمیٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ نہیں پایا جاتا کہ کسی نے اس بارے میں کچھ کہا ہو کہ پھر اُن سات مستغیثوں کے متعلق کہ جو اسی آریہ پارٹی اور اسی آریہ مذہب کے پیرو ہیں کیا کارروائی کی جاوے۔ پنڈت رام بھجدت صاحب بی۔ اے وکیل سابق پردھان اور ڈاکٹر پرمانند صاحب موجودہ اُپ پردھان بھی اس سبھا میں موجود تھے مگر خاموش تھے اور تین اور صاحبوں نے اسبارے میں کچھ رائے نہیں دی +

مذکورہ بالا حالات سے بیشک یہ نتیجہ نکالا غلط ہوگا کہ لالہ منشی رام صاحب پر اُن کے ہم مذہب مخالفوں نے جو الزام لگائے ہیں وہ ضرور سچے یا ضرور جھوٹے ہیں اور نہ ہی ہم ان کے متعلق ان حالات سے اپنی کوئی رائے ظاہر کر سکتے ہیں۔ مگر ان حالات سے مندرجہ ذیل نتیجے ضرور نکل سکتے ہیں۔ یعنی

اول - اگر لالہ منشی رام صاحب ان الزامات سے بری ہیں تو (۱) تو وہ سات آریہ پرتی ندھی یعنی چیدہ آریہ سماجی ضرور جھوٹے الزامات لگانے والے شخص ہیں (۲) لالہ منشی رام صاحب نے نصف درجن مشہور آریہ سماجیوں کے خلاف کہ جن کے نام الزام نمبر ۲ میں دیے گئے ہیں یا تو کوئی الزام نہیں لگائے اور یہ محض اُن سات آریہ پرتی ندھیوں کی گھڑنت ہے۔ یا جو الزام لالہ منشی رام جی نے اُن کے بارے میں لگائے ہیں وہ بالکل درست اور سچے ہیں۔ تو پھر آریہ لیڈروں کی عملی زندگی پر حرف آتا ہے۔

دوم - اگر لالہ منشی رام صاحب ان الزامات سے بری نہیں اور ان کے متعلق اُن کے ہم فرقہ و ہم مذہب لوگوں کے الزامات واقعی کوئی بنیاد رکھتے ہیں تو آریہ سماج کے ایک "پوجنیہ" "مہاتما" کی یہ کارروائی جیسی کچھ ہے وہ زیادہ بیان اور تشریح کی محتاج نہیں بہرحال الزام لگانے والوں یا ملزموں دونو میں سے کسی طرف خرابی ضرور ہے اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ تحقیقات کے لیے کمیٹی مقرر نہ کی گئی ورنہ پبلک شک میں نہ رہتی اور ایک پارٹی ضرور سرخرو ہو جاتی ؟

کیا آریہ سماج کی ذہنی اور اخلاقی حالت کے اسقدر پست ہونے پر یہ زیادہ مناسب نہیں کہ اُسکے لیڈر اور پیرو وید دھرم کی خیالی عظمت اور آریہ سماج اور اُسکے بانی کی فرضی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملانے اور دیگر مذاہب کے لوگوں اور جماعتوں پر آئے دن حملے کرتے رہنے بجائے اپنی سماج کی اندرونی حالت کو بغور دیکھنے کیطرف متوجہ ہوں اور اعلیٰ زندگی اور دھرم کو ایکطرف رکھکر صرف خشک مسئلے مسائل اور وید اور دیش اُنتی کی کھوکھلی پکار کی پالیسی کو بنیاد بنا کر آج سے قریباً تیس برس پہلے سے آریہ سماج نے جو کام شروع کیا ہے۔ اور اُس سے اس عرصہ کے اندر مذکورہ بالا قسم کے جو افسناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں اُنپر وچار کرکے آیندہ کے لیے کوئی مفید سبق حاصل کریں ؟ فقط

(اور مفید سبق یہ ہے کہ ویدوں کے پرانے قصوں کو جانے دیں.. نیوگ کی گندگی پر لعنت بھیجیں خالق کو سب کا خالق اور سب کا مالک مانیں اور توبہ قبول کرنیوالا مانیں۔ اور اُس خالق کے رسول پر ایمان لائیں جو انکو سیکڑوں ہزاروں نشان دکھا چکا ہے تب دین اور دنیا میں راحت پائیں۔ ایڈیٹر بدر)

نور افشاں کی ہرزہ درائی

بجواب

بدر کی شرآرخائی

نور افشاں مورخہ ۹۔ جون ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں ایک سیاہ لیلے نے منشی محمد افضل صاحب مرحوم کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کوئی ہمدردی اُن کے اور ان کے اہل وعیال کے ساتھ نہیں کی گئی۔ جواب دینے سے پیشتر میں یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ نامہ نگار نور افشاں کا اس بات کے ساتھ کیا تعلق۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ یا نادان لیلے نے عشاء ربانی پینے کے بعد اس مضمون کو شروع کیا ہوگا کیونکہ اس میں سے حمق اور ناعاقبت اندیشی کی بو آرہی ہے۔ اور یا منشی محمد افضل صاحب مرحوم کے گھر میں ایک مسیحی عورت تھی۔ شاید اسی کی ناراضگی سے نامہ نگار صاحب کی طبیعت میں جوش پیدا ہو رہا ہے۔ بہر حال دونوں حالتوں میں سے ایک تو ضرور ہے۔ مگر نادان یسوعی لیلے کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے بناوٹی خداوند کی ہمدردی کی حقیقت ہمیں خوب معلوم ہے۔ اگر یہی طریقہ استدلال درست ہے۔ تو انجیلوں سے یسوع مسیح کی بیدردی اور بے رحمی کا فوٹو لمسکتا ہے۔ اس پر بھی عیسائی صاحبان توجہ کریں دنیا کے ساتھ اس نے ایسی ہمدردی کی۔ کہ آجتک ٹمپرنس سوسائٹیاں دو رہی ہیں۔ قانائے گلیل میں ایسی شراب بنائی نہ ہی بنائی۔ بلکہ پی پلائی یورپین بھیڑیں اس کی پیروی میں سرتاپا ... غرق شراب ہوگئیں۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ خدا صاحب کی مادر مہربان بھی اُسی مجلس میں تھی۔ کھیت چرنے کی ایسی عادت تھی۔ کہ بلا اجازت بالیں توڑ توڑ کھانے لگا۔ غریب زمینداروں کے ساتھ ایسی ہی ہمدردی چاہیئے۔ لوگوں کے مالوں کی وقعت اس کی نظر میں اتنی تھی۔ کہ سوروں کا ایک گروہ کراڑے پر سے دریا میں ڈالدیا۔ نہ خدا جانے کتنے گھرانوں کا رزق تباہ کر دیا۔ ہیکل میں لوگوں کی اشیاء پر ہاتھ مارا۔ حالانکہ چاہیئے تھا۔ کہ نرمی و حلم سے ان کو منع کیا جاتا۔ اب لیلہ صاحب ہی بتلائیں کہ جس کے ہاتھ میں کوڑا ہو کیا وہ ہمدرد کہلا سکتا ہے۔ والدین کے حقوق کی تمام دنیا قائل ہے۔ مگر خداوند یسوع مسیح نے بارہ سال کی عمر میں ہی انہیں تنگ کرنا شروع کردیا۔ خوب ہمدردی ہے۔ دعوی خدائی سے دنیا کو دہریہ بنایا۔ اور کئی کروڑ انسان کو سچے حی و قیوم خدا سے برگشتہ کر کے ایک کالی سڑی تعلیم کا معتقد بنانے کی کوشش کی۔ جس نے عیسائی کا نشان تک نہیں نامہ نگار کے خداوند کی تو یہ حالت تھی۔ اب شاگردوں کی ہمدردی کا حال سن لیجئے۔ کہ پطرس نے تو تین دفعہ خداوند صاحب کا انکار کر کے لعنت پر لعنت بھیجی۔ مصیبت کے وقت میں سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ کیا آج کل کے مسیحی یسوع کے زمانہ کے معتقدوں سے زیادہ ایماندار ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی ہمدردی خلق خدا کے ساتھ کیا ہوگی۔ ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ عموماً مشنری کی ظاہرا ہمدردی کے نیچے کچھ نہ کچھ شرارت مخفی ہوتی ہے۔ کیا کوئی گمان کر سکتا ہے۔ کہ مسیحی اگر کوئی ہمدردی کرتے ہیں۔ تو اس لئے کرتے ہیں۔ کہ اس میں اُن کی کوئی غرض اپنی پنہاں نہیں ہوتی۔ بلکہ خداتعالیٰ کے احکام کی بجاآوری مقصود ہوتی ہے نہیں! نہیں!! اس ہمدردی کے جامہ کے نیچے مذہبی اشاعۃ پوشیدہ ہوتی ہے۔ ذرا مشن اسکولوں۔ مشن ہسپتالوں وغیرہ کو دیکھ لیجئے۔ اصل غرض کیا ہے۔ وہی نکمی جھوٹی تعلیم۔ ہاں اپنی مطلب برآری کے لئے سو سو جتن کرتے ہیں۔ اور یہ ہمدردی بھی ایک جتن ہے۔ جو اس حالت میں مخفی نہیں رہتی۔ بلکہ دغا فریب کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ نامہ نگار مذکور کی ہمدردی بھی چند روپیہ ہوس گے۔ ذرا ایک مہینہ تنخواہ نہ ملے۔ تو ہمدردی کا پتہ لگ جاوے۔ کہ پطرس کی مانند خداوند پر لعنت بھیجتا ہوا اپنے وطن کو واپس سدھارے۔ اے نادان سن! جس پیمانہ سے تو ناپتا ہے۔ اُسی سے تیرے لئے ناپا جائیگا"

مسیحوں کا پُرانا نیازمند

عبدالحق۔ بی۔ اے۔ ہیڈماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ قادیان

مورخہ ۱۲۔ جون ۱۹۰۵ء

بقیہ تازہ اخبار

تار خبر از لنڈن ۱۰ جون ۱۹۰۵ء جاپانیوں نے روسیوں کو مقام لیاؤڈیگ ودہنگ واقعہ منچوریا سے نکالدیا ۲ گھنٹہ لڑائی رہی بڑی لڑائی ہوئی روسی بہت مارے گئے جاپانی مقتولو اور زخمیوں کی تعداد ۱۶۵ ہے

روسی اپنی فوج کے واسطے کمک بھیج رہے ہیں۔

روسی فوج میں ہیضہ اور پیچش کی بیماری پڑی ہوئی ہے ۶۰۰۰ بیمار ہے۔ ایک سو روز مرتا ہے

ایضاً ۱۰ جون ۱۹۰۵ء زار روس نے بیان کیا ہے کہ میں ایک قومی کونسل بنانے کے فکر میں ہوں۔

فرانسیسی لوگوں نے سلطان مراکو کو سامان جنگ دینا بند کر دیا ہے جس سے سلطان بہت ناراض ہو رہا ہے

۸ جون۔ کلکتہ میں سخت آندھی آئی۔ بڑے بڑے درخت سرنگوں ہوگئے۔

۹ جون۔ سملہ میں آندھی اور بارش کا سخت طوفان آیا۔ بہت مکانوں کی چھتیں گر گئیں۔ ایک بڑا ہوٹل تھا اُس کی چھت صاف اڑ گئی بعض چھتیں اور شہتیر اڑ کر دور دور جا پڑے قریب کے گاؤں میں بھی بہت نقصان ہوا۔

طاعون۔ سر ازنفرا اپنی مشہور کتاب کے صفحہ ۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کو دیکھا گیا کہ وہ اعلیٰ درجہ کے غلیظ اور ناصاف تھے مگر انکو بزمانہ طاعون کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا ان کے محلہ اور پڑوس میں پلیگ رہی مگر وہ محفوظ رہے ایک شخص کے دو بچے پلیگ سے فوت ہوئے مگر اُنکی بیوی کو جو یقینی طور پر بے احتیاط تھی پلیگ لاحق نہ ہوئی۔ (الشفاء) طاعون کا کیا اختیار ہے وہ تو ایک خدا کی مامور ہے جہاں حکم خداوندی ہوتا ہے وہاں اپنا کام کرتی ہے۔

آندھی۔ علاقہ مدراس میں ایک جگہ اس زور کی ہوا چلی کہ ریل گاڑی چلتی چلتی اوندھی گر پڑی۔ الاماں۔

مسلمانان روس۔ ہمارے واسطے گورنمنٹ انگریزی کی شکر گذاری کے بڑے بڑے موقع ہیں کسی سلطنت میں مسلمانوں کو ایسی مذہبی آزادی حاصل نہیں جیسی کہ ہندوستان میں ہے۔

نیا آلہ ایک سائنس داں نے حال میں ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ جو کام کرتے ہوئے انگلیوں کی حرکت کا شمار بتاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مغرب یا مشرق کی طرف منہ کر کے کام کرنے سے شمال و مغرب کی جانب منہ رکھنے کی نسبت ۲۵ فیصدی کام زیادہ ہوتا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ کرۂ زمین بجائے خود ایک زبردست مقناطیس ہے جو مغرب سے مشرق کیطرف حرکت کرتا رہتا ہے۔

آمد مسیح۔ جنوبی ہند میں کچھ پرانے عیسائی رہتے ہیں جو خود عیسائیوں کے ساتھ شادی وغیرہ کسی قسم کا تعلق رکھنا گناہ جانتے ہیں۔ یہ لوگ ۳۴۵ء عیسوی میں ہندوستان میں آئے تھے۔ غالباً یہ ان لوگوں میں سے تھے جو واقعہ صلیب کے بعد یسوع کے ساتھ ہوئے اور پھر ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیل گئے ان میں ایک بزرگ تھوما نام ہوئے ہیں جنھوں نے پیشگوئی کی تھی کہ ۱۸۹۳ء میں مسیح کی آمد ہوگی تھوما صاحب تو ۳۵۰ء سے پہلے ہی فوت ہوگئے مگر انکی بات پوری ہوگئی۔ یعنی مسیح موعود دنیا میں نمودار ہوگیا کاش کہ عیسائی صاحبان اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ اور جسکو خداوند خداوند کہتے تھے اب اس کا انکار کر کے جہنم میں نہ گریں جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

تحقیقات امراض۔ ہندوستان میں امراض کی تحقیقات کے واسطے اور امراض کے روکنے کیواسطے مناسب سامان مہیا کرنے کے لیے گورنمنٹ ہند نے ایک محکمہ کسولی میں قائم کیا ہے اور ڈاکٹر سیمپل صاحب اس کے ڈائرکٹر مقرر کیے گئے ہیں۔

جاپانی زبان سیکھنے کے واسطے ہر سال دو افسر انگریزی فوج کے جاپان جایا کرینگے۔ اب جاپانی زبان بھی معزز اور ضروری بنگئی ہے۔

[illegible] تثلیث کا اختراع اور افتراء ہے

[illegible] اور جہوٹ پر [illegible] اور [illegible] کتنی ہی کوئی [illegible] بات کسی [illegible] وقت منہ سے نکل [illegible] عیسائی اخبار [illegible] میں ایک بڑا لمبا [illegible] کے ثبوت میں لکہنے بیٹہے ہیں کہ مسئلہ [illegible] ہے۔ اور اپنے مضمون کی تمہید اس [illegible] کہ جب ایشیائی لوگوں کے آگے یورپ [illegible] رکہی جائیں۔ تو ان کو لازم ہے۔ کہ [illegible] احتیاطیں اپنے دل میں یاد رکہیں۔ تین احتیاطوں کی [illegible] تثلیث کا [illegible] تو جلنے دو۔ پہلے تو ہم اسی پر حیران ہیں کہ عیسائی صاحبان تثلیث کا بانی یسوع مسیح کو قرار دیتے [illegible] کی دینی صداقت کے نام سے [illegible] مشہور ہے۔ دروغ گو را حافظہ نہ باشد شاید پادری صاحبان اس مضمون کو لکہتے وقت یہ بات بہول گئے ہیں۔ کہ ان کے خداوند یسوع مسیح اہل یورپ نہ تہے بلکہ اہل ایشیا تہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ بہولے نہیں۔ بلکہ سادگی سے یہ بات منہ سے نکل گئی ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ تثلیث مسیح کا مذہب نہ تہا۔ بلکہ یہ اخلاق کا تباہ کن عقیدہ یورپ میں بنایا گیا تہا۔ اور اس کی ابتدا مسیح سے تین سو سال بعد ہوئی۔ اس جگہ مجہے ایک گفتگو یاد آتی ہے۔ جو ایک کالج کے فلاسفر عیسائی انگریز اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ایک مسلمان شاگرد کے درمیان ہوئی

مسلمان شاگرد۔ آپ یورپین لوگ ایسے دانا اور فلاسفر مشہور ہیں۔ یہ تثلیث کا خلاف عقل مسئلہ آپ لوگوں نے کس طرح مان لیا۔ ذرا ہمیں بہی سمجہا دیجئے

فلاسفر انگریز پروفیسر۔ ایشیائی دماغ اس قابل نہیں کہ ایسے دقیق علم مسائل کو سمجہ سکے

مسلمان شاگرد۔ مسیح تو خود ایشیائی تہا۔ اگر ایشیائی دماغ ایسا ہی ناقص ہے۔ تو خود تثلیث کا موجد ایک ایشیائی کس طرح [illegible] کا۔ اس کا جواب پروفیسر صاحب کو کچہ نہ آیا اور شرمندگی [illegible] دور کرنے کے لئے ہنس کر خاموش ہو رہے

یہی بات اب آکسفورڈ کے مشنریوں نے اپنی اخبار میں تحریر کی ہے۔ اور یورپ کی تثلیث کا تحفہ ہندوستان کے سامنے پیش کیا ہے۔ ہم اس کے جواب میں ناقص دماغ کہلانا پسند کرتے ہیں۔ اور تثلیث کا تحفہ یورپ کے کامل دماغوں کو ہی بہرنگ واپس کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ جس دماغی کمال کی ڈگری کے واسطے تثلیث کا اعتقاد ضروری ہے۔ اس پر ہم کو اپنی [illegible] دماغی ہزار درجہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ مگر افسوس یہ ہی

کہ یورپ امریکہ کی اخباروں اور کتابوں کے پڑہنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں بہی یہ کمال دماغی انہیں لوگوں تک محدود رکہا جا رہا ہے۔ جو ملکی اور قومی خدمات کے ناقابل سمجہے جا کر ناچار پادری پنے کا کام اختیار کرتے ہیں اور مجبور نگلے پڑا ڈہول بجاتے ہیں

بڑے بڑے علماء اور فضلاء نے تثلیثی کمال کے بوجہ کو سر سے پہینک دیا ہے۔ اور امید ہے کہ رفتہ رفتہ سب ایسا ہی کریں گے

رسید زر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	قیمت
یکم جون ۱۹۰۵ء	۶۰۰	شیخ امام بخش صاحب	شاہجہانپور	عا/
" "	۱۵۱۱	محمد بخش صاحب ڈابور	خیرگلی	عا/
" "	۱۵۷۶	عبد الکریم صاحب	پوٹہیا نوالی	عہ
۶ جون ۱۹۰۵ء	۵۹	راجہ ہری پرشاد صاحب	حیدرآباد دکن	عا/
" "	۳۲	ڈاکٹر محمد ہاشم صاحب	بلوچستان	عا/
" "	۱۱۱	امام خان صاحب	کامل پور	عا/
" "	۲۱	مولوی محمد صاحب	مزنگ	عا/
۷ جون ۱۹۰۵ء	ع	محمد جعفر خاں صاحب		عا/
" "		محمد کریم بخش صاحب	گلستان	عا/
" "	۳۰۲	منشی محمد الدین صاحب	حافظ آباد	سے
۸ " "	۵۵	شیخ حسین صاحب	حیدرآباد	عا/
۱۰ " "	۹۰۴	محمد داؤد صاحب	تیاپور	عا/
" "	ع	برکت علی صاحب شملہ بحساب نبی بخش	دہلی	عا/
۱۲ " "	ع	تاج الدین صاحب	جنڈیالہ	عا/
۱۵ " "	ع	نام کوپن میں نہیں ہے		عہ
" "	۸۶	کلن خاں صاحب	راج پور	عا/

ایک روپیہ کس کا ہے؟ ۱۴- جون ۱۹۰۵ء کو ہمیں ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر ملا ہے۔ بہیجنے والے نے اپنا نام کوپن پر نہیں لکہا۔ صرف اتنا لکہا ہے۔ کہ میں غریب آدمی ہوں۔ براہ مہربانی اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرما دیں

درخواست دعا

نماز جنازہ۔ برادر مولا بخش صاحب نائب محافظ دفتر سیالکوٹ درخواست کرتے ہیں۔ کہ چودہری غلام حسین صاحب خلف الرشید چودہری امین بخش صاحب ۱۰- جون ۱۹۰۵ء کو بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں احباب ان کا جنازہ پڑہیں

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ اور ایسا بہی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے ضرور آگاہ فرمایں۔ جو چٹ کے سر پرچہ پر چسپاں ہوا ہوتا ہے نمبر ضرور لکہیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

منیجر بدر

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بہیجنے والے

صاحبان غور کریں۔ اور اس التماس کو توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے آخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ ان کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے۔ وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بہیجنے والے سمجہتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو مل گیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵- مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تہا عرض ہے۔ کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکہ بہیجیں۔ کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تہا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تہا

منیجر بدر۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سالانہ	چہ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	للعہ	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ۲/ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا
ضمیمہ بحساب [illegible] اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا + ضمیمہ بہجوانے کیلئے [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چہاپا گیا۔ تاریخ شاعت ۱۰ جون ۱۹۰۵ء